Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

انوار جمالیہ میں بزرگان دین کا تذکرہ

CITATION OF SAINTS IN BOOK ANWAR A JAMALIA

[1]Muhammad Nadeem Ashraf, [2]Dr. Munir Ahmad

ABSTRACT

The book "Anwar-e-Jamalia" was authored by HazratMunshi Khawaja Ghulam Hassan Shaheed (Mercy be Upon Him) in which he has pen downed the glorious presentment, sayings and persona of his beloved spiritual master "Hazrat Khawaja Hafiz Muhammad JamalullahChistiNizami (Mercy be Upon Him)". The book is comprised of a preamble, two chapters and an end note. In preamble, after praising Almighty Allah and his beloved Prophet Hazrat Muhammad (Peace be Upon Him), he has enlisted the great Sufi Saints of SilsilaChistia along with their specific appellations. In the first chapter, he has briefed about Hazrat Khawaja Hafiz Muhammad JamalullahChistiNizami, his parents and servants. HazratMunshi Khawaja Ghulam Hassan Shaheed (Mercy be Upon Him) has respectfully covered all of these dimensions without exaggerations. The objective of this book was not only to give tribute to his beloved spiritual master, but also to establish a way forward for ultimate truth seekers in this mortal world. This book serves as a beacon for strayed and remedy for ignorance. In the second chapter, the Caliphs of Khawaja Hafiz Muhammad JamalullahChistiNizami (Mercy be Upon Him) have been discussed. In the end note, his descendants and their Caliphs have been discussed in detail. Moreover, the use of mystic poetry has further glorified the comprehensiveness of the book.

Keywords: *Anwar-e-Jamalia, Munshi, Jamal Ullah, Decendents, Nizari, Preamdle*

---

[1]Research Scholar Ph.D, Department of Persian, TheIslamia University of Bahawalpur.
[2]Ex. Chairman, Department of Persian,TheIslamia University of Bahawalpur.

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بیان فرمائی:

والذین اٰمنو اَشدُ حُباً لله،(۱)

یعنی مومنین اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔محبت کی یہ عنائیت اگرچہ اللہ ہی کی توفیق سے ہے مگر مسلمان کواس کے حصول کا حکم بھی دیا گیا ہےاور ترغیب دلاتے ہوئے کلام الٰہی میں فرمایا گیا ہے:

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ہ(۲)

اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیں کہ اگر تم چاہتے ہو اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

ایمان اور محبت کا حسین امتزاج دنیائے عشق ومستی میں جس کردار کو عیاں کرتا ہے اسے الہامی اصطلاح میں ولایت بھی کہا جاتا ہے۔حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ جہاں نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوا وہاں قیامت تک فیضانِ ختم نبوت بانٹنے کوولایت کا دروازہ کھول دیا گیا۔زمانہ رسالت کے بعد عالم اسلام کی چودہ صدیاں گواہ ہیں کہ اس دنیا کا وجود کبھی بھی اولیائے کرام سے خالی نہیں رہا۔قرن بہ قرن تاریخ اسلام کا مطالعہ گواہ ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں کے درمیان اولیائے کرام کی موجودگی جہاں باعث برکت وسعادت رہی ہے وہاں دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کا جھنڈا بھی انہی کے ہاتھوں میں رہا ہے۔ذکرِ الٰہی کی منازل ہوں یا عشق رسول ﷺ کے مظاہرے، مئے وحدت بانٹنے کو ان مقربین حق کے آستانے فیضانِ درِ رسول ﷺ سے آباد اور شاد نظر آتے ہیں۔جہاں ایک طرف عرب کی سرزمیں انبیائے کرام کی موجودگی پہ شاہد ہے وہاں برصغیر پاک وہند میں صوفیائے عظام نے اس خطۂ شرکستان کو توحید کے نغموں سے آباد کیا۔طریقت کے مختلف سلاسل نے ایسی مثالی خدمات پیش کیں کہ لاکھوں کروڑوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ہند میں دین اسلام کی خدمت کا یہ مظاہرہ کئی مقامات پہ دیکھنے میں آیا۔ان نمایاں مقامات میں ملتان شہر کا ایک بڑا نام ہے جسے کثرتِ وجودِ اولیاء کے سبب مدینۃ الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔اس تاریخی شہر میں ہزاروں اولیاء کے مقدس وجود دفن ہیں جو چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ جیسے معروف سلاسل سے روحانی طور پر مشرف تھے۔اگرچہ عصرِ رواں میں ان خانقاہوں سے وہ فیض نہیں بٹ رہا جو کہ ان ہستیوں کے ظاہری زمانوں میں بٹتا تھا مگر پھر ان کے مرجع خلائق دربار ذکرِ الٰہی کی صداؤں سے گونجتے رہتے ہیں۔زائرین کی کثیر تعداد ان اولیائے کرام کے روحانی ثمرات کو پانے کے لئے ان کے آستانوں پہ حاضر ہوتی ہے۔شہرِ ملتان کے

ان اولیاء میں سے ایک حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ بھی ہیں جو خاندانِ چشت کے نظامی سلسلہ سے منسوب تھے۔طریقت الاسلام کی روحانی اقدار کی پاسبانی میں اس خاندان کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔حضرت جمال اللہ ملتانیؒ بھی ایسے نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے ایک تھے جو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمہ اللہ سے شرفِ ارادت پا کر رشد و ہدائیت کے منصب پہ متمکن رہے۔ملتان کی سرزمیں کو دین اسلام کی روشنی سے منور کرتے رہے۔ان کی دینی خدمات کی قبولیت کا بڑا ثبوت ان کی خانقاہ سے جاری ہونے والا وہ فیض ہے جس کی طلب میں عشاقِ صادق اب بھی وہاں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔حضرت جمال اللہ ملتانیؒ کے ہزاروں عقیدت مند تھے جن میں ایک بڑا نام حضرت منشی غلام حسن شہید رحمہ اللہ کا ہے جنہوں نے اپنے شیخ سے محبت وعقیدت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے رسالہ "انوارِ جمالیہ" میں نہ صرف ان کے احوال ومعارف کو قلمبند کیا بلکہ خاندانِ چشت کے کئی دیگر بزرگانِ دین کے ملفوظات کو اکٹھا کر کے آنے والے لوگوں کی پیشوائی کے لئے ایک انمٹ تحفہ چھوڑا۔

حضرت منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی کا رسالہ انوار جمالیہ ان کے شیخِ طریقت خواجہ جمال الحق والدینؒ کے خوارق عادات، کرامات اور تعلیمات پر مشتمل ایک جامع تحریر ہے جس کے مقدمے میں حضور اقدس ﷺ کی نعت مبارکہ، خواجگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے اسمائے متبرکہ اور ان کے بعض مخصوص القابات کا ذکر ہے۔جبکہ اگلے دو ابواب میں حضرت جمال الدینؒ اور آپکے خدام کرام کے مختصر احوال کے علاوہ ان کے خلیفۂ اعظم اور اولاد و امجاد کی اجمالی تاریخ بھی لکھی گئی ہے۔اسرارِ توحید وسلوک کو اشعار اور جامع نثر کی مدد سے اربابِ سلوک وجذب کے لئے ایک پر کیف تحریر بنا دیا گیا ہے تاکہ طریقت الاسلام کے شائق ارادتمندوں کی باطنی قوت کو بڑھایا جائے۔عدم کے مسافروں کے ایک یادگار اور احبابِ طریقت کے لئے مشکل اشارات سے پاک ایک ذوق انگیز تحریر گویا خوشہ خوشہ اکٹھا کر کے خرمن کا ڈھیر جمع کرنے والی بات ہے۔یہ رسالہ اہلِ ہدائیت کے لئے راہنما ہے تو جہالت کے بیماروں کے لئے نسخۂ شفا بھی۔ظلمات میں بھٹکنے والوں کے لئے شفاف آئینہ اور کمزور ایمان والوں کی بے سروسامانی کو مٹا دینے والا ساز وسامان بھی۔تسلسل عبارت سے آراستہ یہ رسالہ بلند نظر لوگوں کے لئے دلکش ہے تو کم علم والوں کو بھی یہ مایوس نہیں کرتا۔ جہاں تک مقدمے میں نعتیہ کلام میں عشقِ رسول ﷺ کے اظہار کا تعلق ہے تو یہ پہلو بھی مودّت ومحبت سے سیراب وسرشار نظر آتا ہے۔ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں جس میں وہ سرکار دو عالم ﷺ کو عشق کی جان اور روح کہتے ہیں۔آپ ﷺ دل کا قبلہ، روح کا کعبہ اور عشق کا دین وایماں ہیں۔عشق ومحبت کے درزنداں پہ پینے والے کا ہجوم ہے اور پلانے والے آپ ﷺ ہیں۔حضور ﷺ وجود کے فیض کا مخزن اور دیوانِ عشق کے سر دفتر ہیں:

محمدؐ روح عشق و جان عشق است

چه گویم جان که رو جانان عشق است

محمدؐ قبله دل کعبۂ جان
محمدؐ دین و هم ایمان عشق است(ص12)
دارد حلقه زندان که در وی
محمدؐ ساقی مستان عشق است
محمدؐ مخزن فیض وجود است
محمدؐ مطلع دیوان عشق است
محمد جمله عشق آمد ازین رو
دل و جان حسن قربان عشق است(۳)

منشی غلام حسن شہیدؒ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ جہاں وہ ہجر وفراق کی کیفیات بیان کرتے ہیں وہاں جمالِ مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے نعت کا مضمون ترتیب دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے حسن کی دلآرائی کس قدر مبارک ہے۔ آپ ﷺ کے کلام مبارک کی خوبی سے عشاق کے دل زندہ ہوتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کے افعال مبارکہ کی مٹھاس کس قدر دلنشیں ہے۔ میرا دل محبوب ازلی کی زلف والیل کا اسیر ہے اور میں آپ ﷺ کے خیال میں دیوانہ ہو چکا ہوں۔ میری نظروں کے سامنے آئینہ حق نما ہے اور وہ رسول پاک ﷺ کا نورانی چہرہ ہے۔ اگر میرا وجود خاک ہو جائے اور ہوا میں اُڑ جائے تو میں پھر بھی رسول عربی ﷺ کی راہوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اگر مجھے دونوں جہاں کی دولت مل جائے تو رسول پاک ﷺ کی خاکِ پا کے بدلے میں لینے کے لئے تیار نہیں ہوں گا۔ اور اگر جمال مصطفیٰ ﷺ کا کوئی جلوہ پالوں تو اسے آنکھوں اور دل میں ہمیشہ کے لئے بسالوں گا۔ اشعار یہ ہیں:

ای خوشه حسن دلا رائی رسول عربی
وی خوشا چهرهٔ زیبائی رسول عربی
دل عشاق شود زنده ز ذوق سخنش
ای خوشان فعل شکر خائی رسول عربی
دلم آویختهٔ زلف حبیب ازلی
شرم آشفتهٔ سودائی رسول عربی
طرفه خطر است که از نقطه وحدت زده سر
الف قامت رعنائی رسول عربی
حق نما آئینه هست به پیش نظرم
لوح نورانی سیمائی رسول عربی

گر تنم خاک شود خاک ردو بربادم
نگذرم من ز تمنائی رسول عربی
نفروشم اگرم نقد دو عالم بد هند
مشت خاک ز کف پائی رسول عربی
گر مرادست دهد دولت دیدار حسن
در دل و دیده کنم جائی رسول عربی (۴)

منشی غلام حسن شہیدؒ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کے بعد اصحابِ رسول ﷺ میں سے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم مسندِ امامت وخلافت پر جلوہ گری کا ذکر کیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ سے بلاواسطہ حقیقت ومعرفت کے چھپے ہوئے خزانے پانے والے مولائے کائنات حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم سے یہ فیضان حضرت ابی نصر خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔ ان کے بعد حضرت ابو الفضل عبدالواحد ابن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو الفیض فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ، حضرت امان الارض ابراہین ادھم بلخی رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ سدید ین حذیفہ المرعشی رضی اللہ عنہ، حجرت امین الدین ابی ہیرۃ رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ ممشاد علہ دینوری رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسحاق شامی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن قرسنافتہ الچشتی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ، حضرت حاجی محمد شریف زندنی رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ، حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ نظام الحق بدایونی رضی اللہ عنہ، حضرت نصیر الدین محمود چراغ رضی اللہ عنہ، حضرت کمال الحق رضی اللہ عنہ، حضرت سراج الحق رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ محمود شیخ راجن رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ جمن رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ حسن رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ محمد رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ، حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں بادی رضی اللہ عنہ، شیخ نظام الحق اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ فخر الحق رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ، تک پہنچا۔ حضرت شیخ مہاروی سے حضرت جمال الحق والدین رضی اللہ عنہ روحانی طور پر مشرف ہوئے۔(۵)

سلسلہ عالیہ چشتیہ، حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز سے دوسلسلوں میں چلتا نظر آتا ہے۔ ایک کا اسم مبارک حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز سے وابستہ ہے اور نظامیہ کہلاتا ہے جبکہ دوسرا مخدوم دوجہاں حضرت علاؤالدین علی احمد صابر پیاکلئیری قدس سرہ العزیز سے منسوب ہے اور چشتیہ صابریہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اول الذکر میں جمالی اور آخر الذکر میں جلالی رنگ غالب تھا۔ حضرت شیخ جمال الدینؒ کا تعلق نظامیہ سلسلہ سے تھا۔ حضرت نور محمد

مہارویؒ کے معروف خلفا میں شیخ نور محمد آف نارووال، حضرت جمال الحق والدینؒ، حضرت قاضی محمد عاقلؒ، حضرت حافظ غلام حسنؒ، حضرت میاں سلیمان خانؒ اور حضرت قاری عزیز اللہ رحمہ اللہ نمایاں ہیں۔

منشی غلام حسن شہیدؒ نے اپنے شیخ طریقت حضرت حافظ جمال الدینؒ کے احوال کو رسالہ کے باب اول میں اجمالی طور پر بیان کیا ہے۔ناز اور پیار کے گہوارے میں بچپن کے دن بیتائے اور چھوٹی عمر میں ہی حفظِ قرآن کی عظیم سعادت پائی۔علوم معقول ومنقول کے کامیاب حصول کے بعد زہد وتقویٰ کی کمال رغبت پائی۔ایسے عالم میں شیخ نور محمد مہاروی قدس سرہ کے کمالاتِ ظاہری وباطنی کا شہرہ چہاردانگ عالم میں پھیلا ہوا تھا۔شرف بیعت سے مشرف ہو کر ملتان واپس گئے مگر شیخ کی محبت اور فراق نے وہاں رہنے نہ دیا اور یوں جذبۂ شوق کھینچ کر درِ شیخ پر لے آیا۔یہیں سے روحانی لطافتوں کے حصول کا سفر جاری ہوا جو سخت ترین ریاضت وعبادت سے عبارت تھا۔اس طرح آپ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق لوگوں کو بیعت فرمانے لگے۔پھر اس چشمۂ معرفت سے بقدر ظرف لوگ فیض پانے لگے۔جیسا کہ حضرت جامیؒ کہتے ہیں:

جمال یوسف آمد نمی از می
به قدر خوش نصیبی بردازوی
یکی را بهره مخموری و مستی(ص26)
دگر را رستن از پندارِ هستی
یکی را جانفشان زان پرجمالش
یکی را لال ماندن در خیالش
نباید جزبران بی بهره بخشود
کزان نی بهره اش بی بهره کی بود(۶)

انوارِ جمالیہ کو مرتب کرنے والے منشی غلام حسن شہید ملتانیؒ، حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے خاص مرید تھے۔وہ اپنے شیخ کے روحانی فیوض وبرکات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بلاواسطه از خدمت سراسر فیض و برکت آن حضرت درس گرفتم ازان روز سعادت افروز ملکه دانش و قوة طبع وجودت ذهن و توان فکرت و متانت کلام در نظم و نثر روز به روز می افزود تا آنکه در اطراف ممالك پنجاب به جامعیت کمالات شهرت بافتم و در ابنائی جنس به سخنوری و نکته پروری و ایجاد مضامین لطیفه و تخلیق تراکیب شریفه بر سر آمدم"(۷)

منشی غلام حسنؒ شہید نے اپنے پیر ومرشد کی طرح عربی اور فارسی میں تصنیف وتالیف کا کام کیا۔ان دونوں شخصیات کو سرائیکی

اور ہندی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ انوار جمالیہ، حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے ملفوظات کا حسین مجموعہ ہے جو حضرت کے مقاماتِ طریقت اور کرامات کا دلنشیں بیان ہے۔ منشی غلام حسن شہیدؒ نے اہلِ سلوک و جذب کے عشق کو فزوں تر کرنے کے لئے اپنے شیخ کے احوالِ باطنیہ کو جس موؤب انداز میں پیش کیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ مثنوی نور الھد ایت، انشای گلزار معانی، کلمات انصاف، رسالہ انوار جمالیہ، فضائل حسنیہ، شمائل حسنیہ، خصائل حسنیہ، رسالہ موج دریا، رسالہ بحر الامواج، رسالہ رفیق الفقرا، جیسی شاہکار فارسی تصانیف منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی کی علمی و قلمی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حمد و نعت و منقبت میں جذبۂ محبت اور اثباتِ تصورِ شیخ کامل کے اثرات ان کی تحریروں سے خوب جھلکتے ہیں۔ وہ خانقاہی نظام کے ایک انتہائی باادب مقلد دکھائی دیتے ہیں۔ انوارِ جمالیہ کی سادہ مگر روانی سے بھرپور تحریر منشی غلام حسن شہیدؒ کی فارسی ادب کا گراں قدر سرمایہ ہے جو ایک طرف نئی تراکیب اور محاورات کے خوبصورت استعمال سے عبارت ہے تو دوسری طرف عشقِ حقیقی کے بے شمار دروس اپنی آغوش میں لئے اہلِ طریقت کی پیشوائی کا سامان ہے۔

منشی غلام حسنؒ شہید کی انوارِ جمالیہ میں فارسی زبان کی فصاحت کا ایک نمونہ پیشِ خدمت ہے:

"اما ظهوری در ذات جامع الصفات آن مظهر نام الهی و مجموعه لطائف نامتناهی از مکارم اخلاق و محامد اوصاف و غرائب کرامات وعجائب مقامات و حسن صورت و لطف سیرت و فصاحت زبان و غدوبت بیان وحفظ آداب و وسعت استعداد وحسن سلوک معاش و معال وکثرت طاعات وعبادات و مواظبت او راد و رند و تقویٰ و عشق و جذب و علو همت و بذل کرم و تواضع و تسلیم و مراعات تعظیم و فیض عمیم و خلق عظیم و ستر عیوب و کشف غیوب و بی تعلقی با دهر و عدرلق تفقد غربا و مساکین و خدمت ارباب استحقاق به حمایت دین و ترتیب و تلقین مسترشدین و ترویج قوانین اسلام و متابعت سنت سید الانام ﷺ و هیبت کمال و سطوت جلال که در نطر ارباب بصیرت و اصحاب بصارت نمایان بود"(۸)

ہر قسم کے کمالات کا ظہور کرنے والے جامع الصفات، حضرت جمال ملتانیؒ، کی بے پناہ نوازشات، ان گنت عنایات، روح پرور کرامات، بلندئ درجات، حسنِ صورت و سیرت، زبان کی فصاحت، بیاں کی حلاوت، حفظِ مراتب و آدابِ طریقت کا تحفظ، قابلیت کی وسعت، اچھا سلوک، معاملاتِ معاش کی خوبی، بلند ہمتی، جود و سخا، عجز و انکساری، تسلیم و رضا، عبادت کی کثرت، ریاضت کی فراوانی، جذب و مستی، عشق و رقت، علم و حکمت، فیض رسانی، اوراد و وظائف کی پابندی، اذکارِ جمیلہ کی استقامت، بہترین اخلاق حسنہ، پردہ پوشی، اسرار و رموز کو عیاں کرنا، بے غرضی، تحمل مزاجی، غریبوں اور مسکینوں کی خبر گیری، مستحق لوگوں کی بے لوث خدمت، دین متیں کی خدمت و حمایت، رشد و ہدائیت کی تلقین، قوانین اسلام کی ترویج و اشاعت،

رسول پاک ﷺ کی سنتوں کی پاسداری اورتابعداری، اہلِ بصیرت و اصحابِ بصارت کے لئے گراں قدر فیضان مبارک، اس رسالہ انوارِ جمالیہ کے مضامین ہیں۔

انوارِ جمالیہ، کے آغاز میں منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی کے ۱۸ نعتیہ کلام لکھے گئے ہیں جو ایک طرف انکے عشقِ رسول ﷺ کے غماز ہیں تو دوسری طرف فارسی کلام کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

محمدؐ روح عشق و جان عشق است
چه گویم جان که رو جانان عشق است
محمدؐ قبله دل کعبهٔ جان
محمدؐ دین و هم ایمان عشق است
دارد حلقه زندان که در وی
محمدؐ ساقی مستان عشق است
محمدؐ مخزن فیض وجود است
محمدؐ مطلع دیوان عشق است
محمد جمله عشق آمد ازین رو
دل و جان حسن قربان عشق است (۹)

منشی غلام حسنؒ شہید نے دیگر کئی مقامات پر دوسرے شعراء کے اشعار بھی تحریر کی زنیت بنائے ہیں۔جیسے کہ ایک جگہ حضرت امیر خسروؒ کے کلام سے دو اشعار لکھے ہیں:

ای چهره زیبای تو رشكِ بتان آذری
هر چند وصفت می کنم در حسن زان زیباتری
آفا قها گردیده ام مهر بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام اما تو چیزی دیگری (۱۰)

حضرت امیر خسروؒ سے شیخ کریم کی والہانہ محبت کا درس ہر مرید الا ناب ہی پاتا ہے۔

به لب آمده است جانم تو بیا که زنده مانم
پس ازان که من نمانم به چه کار خواهی آمد
کشش که عشق دارد نگذاردت بدیسان
به جنازه گر نیای به مزار خواهی آمد(۱۱)

اپنے شیخ قبلۂ عالم قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت جمال ملتانیؒ جدائی کے سبب شدید اضطراب میں رہے۔ وہ شیخِ کامل کے حضور میں سراپائے ادب تھے۔ بے ادبی سے سخت متنفر تھے۔ اسی لئے ادب کے ذکر میں منشی غلام حسنؒ مولانا رومؒ کے ایک شعر کا حوالہ دیتے ہیں:

بی ادب تنها نه خود را داشت بد

بلکه آتش در همه آفاق زد(۱۲)

عشقِ حقیقی میں جذب و مستی ایک لازمی امر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ محبت اگر صادق ہو تو محبوب کو کسی کام کا نہیں چھوڑتی۔ عاشق کے بے قرار دل میں سکوں نہیں ہوتا۔ اسکی بیقراری پل پل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ وصال یار کی جستجو میں اس کا ہر قدم خرامِ ناز کا مظہر ہوتا ہے۔ پھول کی خوشبو پانے والا اسے دیکھنے کی تمنا کرتا ہے اور جب دیکھ لیتا ہے تو اسے چُننے کو بیتاب ہو جاتا ہے۔ طریقت میں تصورِ اثباتِ شیخ کے قائل کسی طالبِ صادق کو ترکِ محبت پہ مائل نہیں کیا جا سکتا۔ منشی غلام حسنؒ لکھتے ہیں:

مجنون ترا هر که نصیحت ز جنون کرد

به شنید ازین گوش ازان گوش بیرون کرد(۱۳)

رسالہ انوارِ جمالیہ میں دیگر بزرگوں کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے اور ان کی مختصر تعلیمات بھی پیش کی گئی ہیں۔ ان میں چند معروف تذکرے پیشِ خدمت ہیں:

حضرت خواجہ معن الدین چشتی اجمیریؒ

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ کے جمع کردہ، ملفوظاتِ حضرت معین الدین اجمیری چشتی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ان میں سے چند ایک درجِ ذیل ہیں:

۱۔ عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کچھ اس میں آتا ہے وہ جل کر خاکستر ہو جاتا ہے کیونکہ محبت کی آگ سے بڑھ کر کوئی آگ نہیں ہے۔

۲۔ محبت کی نشانی یہ ہے کہ تو اطاعت گذار رہے اور ڈرتا رہے۔ کہیں ایسا نہ ہو دوست دھتکار دے۔

۳۔ اہلِ معرفت کی عبادت "پاس انفاس" ہے۔

۴۔ عارف وہ ہوتا ہے جو غیرِ حق کو دل سے نکال دیتا ہے تاکہ یگانہ ہو جائے کیونکہ دوست یگانہ ہے۔

۵۔ عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ موت کو دوست رکھتا ہے، آرام کو ترک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے محبت کرتا ہے۔

۶۔ عارفوں کا کمترین درجہ یہ ہے کہ حق کی صفات اس کے اندر ہوتی ہیں۔

۷۔ اہلِ معرفت کی عبادت پاس انفاس ہے۔

۸۔اوقات میں بہترین وقت وہ ہے کہ جب دل میں وسوسے پیدا نہ ہوں۔

۹۔علم ایک سمندر ہے اور معرفت ایک ندی۔ پس خدا کہاں اور بندہ کہاں؟ علم اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور معرفت بندے کے لئے۔

۱۰۔لوگ قرب کی منزل گاہ کے نزدیک نہیں ہو سکتے سوائے نماز کی پابندی کے کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے۔(۱۴)

حضرت بہاؤالحق والدین ملتانی

منشی غلام حسنؒ شہید نے حضرت بہاؤالحق والدین ملتانیؒ کا ایک عربی ملفوظ پیش کیا ہے جس میں صدق و اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے اور اذکار و افکار میں غیر کی نفی کرنے کا درس دیا گیا ہے۔فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف احوال کی اصلاح اور اقوال و افعال میں نفس کے محاسبے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ سالک کو لازم ہے کہ سوائے ضرورت کے گفتگو نہ کرے۔ ہر قول و فعل میں اللہ تعالیٰ سے استعانت کی التجا کرے تا کہ اللہ اُسے اچھے عمل کی توفیق بخشے۔اللہ کے ذکر کی کثرت کی تاکید میں لکھتے ہیں کہ ہر حال میں ذکر کرو۔ ذکر اللہ سے آدمی محبت تک پہنچتا ہے اور محبت ایسی آگ ہے جو ہر میل یعنی گناہ کو جلا ڈالتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذکرو اللہ کثیراً العلکم تفلحون ہ(۱۵)

اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہوسکو۔

حضرت حمیدالدین ناگوریؒ

حضرت حمیدالدین ناگوریؒ کے ایک ملفوظ کا بیان اسم "ھُو" کی شرح بیان کرتا ہے۔فرماتے ہیں کہ ھوکلمہ اشارہ ہے۔وہ مقام جہاں انا کہا جانا چاہیے وہاں ھو کہنے سے انتشار اور خلل واقع ہوتا ہے کیونکہ اشارے میں مشیر اور مشار الیہ اور اشارہ کے بغیر چارہ نہیں ہے۔(۱۶)

حضرت چراغ حسن دہلویؒ

حضرت چراغ حسن دہلویؒ کا ملفوظ لکھتے ہیں جو صاحبِ حال درویشوں کی صفت میں ہے۔ یہ حال، صحتِ اعمال، کا نتیجہ ہے۔ وہ عمل خود، اعمالِ جوارح کی ایک قسم ہے۔ دوسرا عمل قلب کا ہے اور اس عمل کو مراقبہ کہتے ہیں۔ مراقبہ یہ ہے کہ تو اپنے دل کو علم کے ساتھ منہمک کر ایسا کہ جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

"والمراقبة ان تلازم قلبک العلم بان اللہ ناظر الیک ہ"(۱۷)

حضرت شیخ ابوالحسنؒ

حضرت شیخ ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ روشن ترین دل وہ ہوتا ہے جس کے اندر حق کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ بہترین کام وہ ہوتے ہیں جن میں مخلوقات کا خیال شامل نہیں ہوتا۔ حلال ترین نعمتیں وہ ہیں جو تیری ذاتی محنت اور جائز کوشش سے حاصل ہو جائیں۔ بہترین ساتھی وہ ہیں جن کی زندگیاں حق کے ساتھ بسر ہوں۔ (۱۸)

حضرت شیخ عبداللہ المعروف بالمرتعش رحمہ اللہ

حضرت شیخ عبداللہ المعروف بالمرتعش رحمہ اللہ کا ہے:

"افضل الارزاق تصیحح العبودیة ومُلازِمةُ الخِدمته علی السُنة ہ"(۱۹)

کہ بہترین رزق خالص عبادت اور سنت کے مطابق مسلسل خدمت ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا عربی زبان میں ایک فرمان یہاں نقل کیا گیا ہے جس میں آپ نے نصیحت فرمائی ہے علم کے ذریعے وجد میں آنے سے بہتر ہے کہ استغراق کے ذریعے علم سے استفادہ کیا جائے۔ میدانِ توحید میں تنہا بیٹھنے سے اعلیٰ مجالس میں بیٹھنا افضل ہے۔ مُرید کے آداب کے بیان میں یہاں حضرت ممشاد دینوریؒ کا فرمان تحریر کیا گیا ہے کہ وہ مشائخ کی عزت کرے۔ اسباب کو ذہن سے نکالتے ہوئے اپنے نفس پر آدابِ شریعت لازم گردانے۔ جیسا کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ کا فرمان ہے میں اللہ تعالیٰ کو حق و دوستی کی بنا پر پُوجتا ہوں۔ جو شخص اسے خوف کی بنا پر پُوجتا ہے، وہ خود کو پُوجتا ہے اور جو شخص کسی اُمید پر پُوجتا ہے وہ بھی خود پرستی کرتا ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی شیرازیؒ کا شعر ہے:

خلاف طریقت بود کاولیأ
تمنا کُند از خُدا جز خدا(۲۰)

حضرت فضیل بن عیاضؒ

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا فرمان ہے میں حق تعالیٰ کو دوستی و محبت کی بنا پر پوجتا ہوں۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس میں ذرا بھر تامل کروں کیونکہ جذبۂ محبت یہ گوارا نہیں کرتا تاکہ محبوب سوائے محبوب کے کسی اور جانب مشغول ہو جائے۔ (۲۱)

حضرت شیخ محمود وراقؒ

حضرت شیخ محمود وراقؒ کی ایک عربی رباعی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

تعصی الا له وانت تظهر حبه
هذا ورٰی فی القیاس بدیع
لوکان حبك صادقه لا اطعه
ان المحب لمن یحب یطیع

تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس کی محبت کا اظہار کرتا ہے یہ واضح طور عقل سے بعید ہے۔اگر تیری محبت سچی تو اس کی اطاعت کرے کیونکہ محبّ جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔(۲۲)

حضرت معروف کرخیؒ

حضرت معروف کرخیؒ کا قول ہے محبت لوگوں کی تعلیم میں نہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوتی ہے۔حضرت شیخ المشائخ ابراہیم ادھم بلخیؒ فرماتے ہیں جب محبت غالب ہو جائے تو اچھائی یا برائی ، نیکی یا بدی کا محبوب سے واسطہ نہیں ہوتا۔محبّ کی آنکھوں سے ایسے تمام پہلو ساقط ہو جاتے ہیں۔اسی طرح حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کا فرمان ہے:

"الحریته هی حریته القلب"(۲۳)

شیخ ابوالحسن خرقانیؒ

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ نے صوفی کے حوالے سے یوں گفتگو فرمائی ہے:

"صوفی آن بود که نه بود"(۲۴)

جب ان سے پوچھا گیا کہ فنا و بقا کے بارے میں کون کلام کرے؟ تو فرمایا وہ شخص جو صاحب استقامت ہو۔گویا ریشم کے مضبوط دھاگے سے آسمان کے ساتھ بندھا ہوا ہو۔اس کے بعد جب شدید آندھی چلے ،اس سے درخت جڑوں سے اُکھڑ جائیں ، پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں ، دریاؤں میں سیلاب آجائے اور سطح زمین درہم برہم ہو جائے مگر وہ شخص ثابت قدم ہو کر اپنی جگہ سے ذرہ بھر بھی جُنبش نہ کرے اور یہی ثابت قدمی ہے۔

حضرت مولانا جامیؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ ایک بہت بڑے عاشق رسول ﷺ گذرے ہیں۔حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ کے اپنے شیخ کریم سے محبت کے تذکرے میں منشی غلام حسن شہیدؒ نے حضرت جامیؒ کے چند اشعار نقل فرمائے ہیں:

خوش آن چه دل که دولت یار گردد
به گرد خاطر دلدار گردد

دهد در خواهش او کاهش خویش
برون آید تمام از خواهش خویش
چه خواهد جان روانی بر لب آرد
ببوسد خاك او جان را سپارد
چون جوید دل کند دل را از غم خون
دهد در دم ز راه دیده بیرون
چه گوید خیز از سر پای سازد
به خدمت گاری او سرفرازد
اگر راند نتاهد سر چو خامه
دگر خواند نه پیچید رو چو نامه(۲۵)

وہ دل کتنا مبارک ہے جو دوست کا سرمایہ بن جاتا ہے جو محبوب کی خاطر داری کے لئے اس کے گرد گھومتا ہے۔ جو اپنے محبوب کی خواہش میں اپنا سب کچھ لٹا دیتا ہے اور تمام خواہشات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ محبوب اگر جان مانگتا ہے تو فوراً حاضر کر دیتا ہے اور اس کی خاک بوسی کر کے جان اس کے حوالے کر دیتا ہے۔ جب دل طلب کرتا ہے تو آنکھوں کے راستے دل خون کر کے حاضر کر دیتا ہے۔ جب اُٹھنے کو کہتا ہے تو خدمت کی سرفرازی کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اگر چلانا چاہتا ہے تو قلم کی طرح چلتا ہے۔ اگر پکارتا ہے تو خط کی طرح منہ نہیں موڑتا، گویا ہر حکم کی تعمیل کے لئے حاضر رہتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔القرآن
۲۔القرآن، سورہ آل عمران، رکوع ۴
۳۔غلام حسن، شہید، منشی، نسخہ خطی، انوار جمالیہ، جمال لائبریری در بار حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانیؒ، ص ۱۲
۴۔ھمان، ص ۱۱
۵۔محمد ریاض، ڈاکٹر، صدیق شبلی، ڈاکٹر، فارسی ادب کی مختصر ترین تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۵۴
۶۔غلام حسن، شہید، منشی، نسخہ خطی، انوار جمالیہ، جمال لائبریری در بار حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانیؒ، ص ۲۶
۷۔ھمان، ص ۲۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

۸۔ھمان،ص۲۸

۹۔ھمان،ص۱۸

۱۰۔ھمان،ص۴۹

۱۱۔ھمان،ص۵۰

۱۲۔ھمان،ص۵۱

۱۳۔ھمان،ص۵۱

۱۴۔ھمان،ص۷۲

۱۵۔القرآن،سورہ جمعہ، پارہ۲۸

۱۶۔غلام حسن،شہید،منشی،نسخہ خطی،انوار جمالیہ، جمال لائبریری دربار حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانیؒ،ص۷۳

۱۷۔ھمان،ص۷۳

۱۸۔ھمان،ص۷۴

۱۹۔ھمان،ص۷۴

۲۰۔ھمان،ص۷۴

۲۱۔ھمان،ص۷۴

۲۲۔ھمان،ص۷۴

۲۳۔ھمان،ص۷۵

۲۴۔ھمان،ص۷۵

۲۵۔ھمان،ص۶۶